السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ ہر آیت پر وقف کرنا چاہیے ، اور بکر کہتا ہے کہ نہیں بلکہ جس جگہ ٹھہرنے (وقف جائز یا مطلق بالازم وغیرہ) کی علامت ہو، وہیں وقف کرنا چاہیے اور جہاں ''لا ،، کی علامت ہو وہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے ، کیونکہ ''لا ،، کے معنی نہیں کہ ہیں۔ حق پر کون ہیں اور اس بارے میں طریقہ نبوی کیا ہے ؟......... فضل الدین ، ہوشیار پور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زید حق پر ہے اور طریقہ مسنون یہی ہے کہ ہر وقف کیا جائے خواہ ''لا ،، کی علامت ہو یا کوئی دوسری علامت ۔ عہد نبوت میں وقف صرف آیات پر ہوتا تھا اس لیے کہ ہر آیت جہاں ختم ہوتی ہے وہاں جملہ پورا ہو جاتا ہے ''عن أم سلمة أنها ذكرت قراءة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ، بسم الله الرحمن الرحيم ، الحمد لله رب العالمين ، الرحمن الرحيم ، مالك يوم الدين ، يقطع قراءته آية آية ،، (ابوداؤد، ترمذی، نسائی ''اى يقف على كل آية عن الآية لأخرى بوقفه بينهما ،، (بذل) ابو عمرو بن العلاء قاری کے زمانہ تک یہی دستور چلا آیا ۔ قراء سبعہ میں سے نافع پہلے شخص ہیں ، جنھوں نے آیات کے علاوہ بیچ میں بھی ٹھہرنے کی اجازت دی ، بشرطیکہ معنوی رعایت ملحوظ رہے یعنی : ایسا وقف نہ ہو کہ معنی میں خلل پڑ جائے ۔

پھر حمزہ نے یہ مسلک اختیار کیا کہ جہاں سانس ٹوٹے وہیں وقف کر دیا جائے ، اس کے بعد سجاوندی وغیرہ نے وقف کے خاص خاص مدارج اور ان کے اقسام مقرر کیے، اور اس کو ایک فن بنا دیا جس کا نام رموز القرآن ہے ۔

(محدث دہلی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 328

محدث فتویٰ